بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵ ۹۱

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

یوم شنبہ

جلد ۳۰ | ۲۵ ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش | ۱۱ ماہ رجب ۱۳۶۱ ھ | ۲۵ جولائی ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۷۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اچھی ہے۔ رتم الحمد للہ۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب دہلی سے تشریف لے آئے ہیں۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری کو لاہور چھاؤنی کے جلسہ میں شمولیت کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اس کے بعد وہ مولوی محمد یار صاحب عارف کی جگہ لاہور میں کام کریں گے۔

آج خوب زور کی بارش ہوئی جس کی وجہ سے ارد گرد کے علاقہ سے محلہ دارالبرکات میں بہت سا پانی ہو گیا۔ اور مکانات کو خطرہ لاحق ہو گیا۔ اس کا علم ہونے پر جناب ناظر صاحب امور عامہ کے ذمہ

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۱ ماہ رجب ۱۳۶۱ھ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مذہبی و علمی میدان میں شاندار کامیابی

لفظ توفّی کے متعلق انعامی چیلنج اور علماء ازہر کا کھلا اعتراف

مصر کے ادبی اخبار "الرسالہ" کا دلچسپ مضمون

پچاس برس گذرے جب خدا کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلان فرمایا تھا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام طبعی موت سے وفات پا چکے ہیں۔ قرآن مجید کی نصوص صریحہ ان کی وفات پر شاہد ہیں۔ اس دعویٰ پر علمائے وقت نے شور مچایا۔ اور کہا۔ کہ یہ شخص "علوم عربیہ سے جاہل" ہے اور قرآن مجید کے معانی میں تحریف کرتا ہے۔ قرآن مجید سے حضرت عیسےٰ ؑ کی وفات نہیں۔ بلکہ زندگی ثابت ہے۔ ان علماء نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اتباع کو جن وجوہ سے کافر قرار دیا۔ ان میں سے اہم وجہ یہی تھی۔ کہ یہ لوگ حیات مسیح ؑ کے منکر ہیں۔

لفظ توفّی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چیلنج

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آسمانی علم کے ماتحت آیات قرآنیہ سے نہایت واضح استدلال فرمائے جن میں سے ایک یہ تھا۔ کہ قرآن مجید سے حضرت عیسےٰ ؑ کی توفّی ثابت ہے۔ اور توفّی کے معنے اس صورت میں بجز موت اور قبض روح اور کچھ نہیں ہو سکتے۔ علما کو یہ تو اقرار تھا۔ کہ توفّی کا واقعہ ہونا قرآن پاک سے ثابت ہے۔ لیکن وہ یہ نہ مانتے تھے۔ کہ توفّی کے معنے اس جگہ صرف موت اور قبض روح کے ہیں۔ تب بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدائی تائید کے بھروسہ پر منشاء ایزدی کے مطابق ایک جگہ علماء کا ذکر کرتے ہوئے ان کو حسب ذیل چیلنج دیا:۔

"نہایت بے باکی اور شوخی کی راہ سے کہتے ہیں۔ کہ توفّی کا لفظ جو قرآن کریم میں حضرت مسیح کی نسبت آیا ہے اس کے معنے وفات دینا نہیں ہے بلکہ پورا لینا ہے۔ یعنی یہ کہ روح کے ساتھ جسم کو بھی لے لینا۔ مگر ایسے معنے کرنا ان کا سراسر افترا ہے۔ قرآن کریم کا عموماً التزام کے ساتھ اس لفظ کے بارے میں یہ محاورہ ہے۔ کہ وہ لفظ قبض روح اور وفات دینے کے معنوں پر ہر ایک جگہ اس کو استعمال کرتا ہے یہی محاورہ تمام حدیثوں اور جمیع اقوال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں پایا جاتا ہے۔ جب سے دنیا میں عرب کا جزیرہ آباد ہوا ہے۔ اور زبان عربی جاری ہوئی ہے کسی قول قدیم یا جدید سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ توفّی کا لفظ کبھی قبض جسم کی نسبت استعمال کیا گیا ہو۔ بلکہ جہاں کہیں توفّی کے لفظ کو خدا تعالیٰ کا فعل ٹھہرا کر انسان کی نسبت استعمال کیا گیا ہے۔ وہ صرف وفات دینے اور قبض روح کے معنے پر آیا ہے۔ نہ قبض جسم کے معنوں میں۔ کوئی کتاب لغت کی اس کے مخالف نہیں کوئی مثل اور قول اہل زبان کا اس کے مغائر نہیں۔ غرض ایک ذرہ احتمال مخالف کی گنجائش نہیں۔ اگر کوئی شخص قرآن کریم سے یا کسی حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یا اشعار و قصائد نظم و نثر قدیم و جدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے کہ کسی جگہ توفّی کا لفظ خدا تعالیٰ کا فعل ہونے کی حالت میں جو ذوی الروح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو۔ وہ بجز قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنے پر بھی اطلاق پا گیا ہے یعنی قبض جسم کے معنوں میں بھی مستعمل ہوا ہے۔ تو میں اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں کہ ایسے شخص کو اپنا کوئی حصہ ملکیت کا فروخت کر کے مبلغ ہزار روپیہ ۱۰۰۰ نقد دوں گا۔ اور آئندہ اس کی کمالات حدیث دانی اور قرآن دانی کا اقرار کر لوں گا"۔ (ازالہ اوہام تقطیع کلاں ص ۳۷۵)

(ب) "قرآن کریم کے عموم محاورہ پر نظر ڈالنے سے قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ تمام قرآن میں توفّی کا لفظ قبض روح کے معنوں میں مستعمل ہوا ہے۔ یعنی اس قبض روح میں جو موت کے وقت ہوتا ہے۔ دو جگہ قرآن کریم میں وہ قبض روح بھی مراد لیا ہے جو نیند کی حالت میں ہوتا ہے لیکن اس جگہ قرینہ قائم کر دیا ہے جس سے سمجھا گیا ہے کہ حقیقی معنی توفّی کے موت لئے ہیں"۔ (الحق مباحثہ دہلی ص ۲۶)

(ج) "فعلیک ان تنظر القرآن تدبراً لیتبین لک ان استعمال لفظ التوفی مطلقاً من غیر اقامۃ قرینۃ ما جاء فی القرآن الا فی معنی الاماتۃ ولن تجد فی حدیث او فی شعر شاعر اذا نسب التوفی الی اللہ تعالیٰ وکان الانسان مفعولاً به معنی اٰخر من غیر الاماتۃ فاخرج لنا وخذ ما وعدنا من الانعام ان کنت من الصادقین"

(حمامۃ البشریٰ طبع دوم ص ۴۲)

ترجمہ۔ تم قرآن مجید پر تدبر کرو۔ تو تمہارے لئے واضح ہو جائے گا۔ کہ لفظ توفّی قرآن مجید میں جب بھی مطلق یعنی بغیر قرینہ صارفہ کے استعمال ہوا ہے۔ تو صرف موت کے معنوں میں آیا ہے۔ نیز تمہیں کوئی ایسی حدیث یا کسی شاعر کا شعر بھی نہیں ملے گا۔ جس میں توفّی کا فاعل اللہ تعالیٰ ہو۔ اور انسان اس کا مفعول واقعہ ہوا ہو۔ اور وہاں پر بجز موت کوئی اور معنی مراد لئے گئے ہوں۔ تم اگر سچے ہو اور ایسا حوالہ نکال سکتے ہو۔ تو ضرور نکالو۔ اور مجھ سے وہ انعام حاصل کرو جس کا میں نے وعدہ کیا ہے"۔

پھر انعامی رقم میں اضافہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

(د) "میں نے مدت ہوئی۔ کہ اسی ثابت شدہ امر پر ایک اشتہار دیا تھا۔ کہ جو شخص اس کے برخلاف کسی حدیث یا دیوان مستند عرب سے کوئی ایسا فقرہ پیش کرے گا۔ جس میں باوجود اس کے کہ توفّی کے لفظ کا خدا فاعل ہو۔ اور کوئی ذی علم مفعول بہ ہو۔ یعنی کوئی ایسا شخص مفعول بہ ہو جس کا نام لیا گیا ہو۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات کا المناک حادثہ

قادیان ۲۳ ماہ وفا ۱۳۲۱ہش ۔ آج پانچ بجے شام کے قریب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے ۔ کہ مرزا مبارک احمد صاحب جو ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے آج وفات پاگئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون

مرزا مبارک احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے اور جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم ۔ اے کے صاحبزادے تھے ۔ ایف اے تک تعلیم حاصل کر چکے تھے ۔ بہت ہی سعید اور شریف الطبع نوجوان تھے ۔ عمر قریباً انیس سال تھی ۔ ہمیں اس صدمہ میں ان کے محترم والد بزرگوار اور دیگر اعزہ سے دلی ہمدردی ہے ۔ اور ہماری دعا ہے ۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کی رُوح کو اپنے قرب میں جگہ عطا کرے ۔ جنازہ اور تدفین کے متعلق تفصیلی کوائف پھر شائع کئے جائینگے ۔

مگر باوجود اس امر کے اس جگہ وفات دینے کے معنی نہ ہوں ۔ تو اس قدر اس کو انعام دونگا اس اشتہار کا آج تک کسی نے جواب نہیں دیا ۔ اب پھر اتمام حجت کے لئے ۲۰۰ روپیہ نقد کا اشتہار دیتا ہوں ۔ کہ اگر کوئی ہمارا مخالف ہمارے اس بیان کو یقینی اور قطعی نہیں سمجھتا تو وہ احادیث صحیحہ نبویہ یا قدیم شاعروں کے اقوال میں سے جو مستند ہوں ۔ اور جو عرب کے اہل زبان اور اپنے فن میں مسلم ہوں ۔ کوئی ایسا فقرہ پیش کرے ۔ جس میں توفی کے لفظ کا خدا تعالےٰ فاعل ہو ۔ اور مفعول بہ کوئی عَلَم ہو جیسے زید اور بکر اور خالد وغیرہ ۔ اور اس فقرہ کے معنی بداہت کوئی اور ہوں وفات دینے کے معنی نہ ہوں تو ایسی صورت میں میں ایسے شخص کو مبلغ دو سو روپیہ نقد دونگا ۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۰۶ طبع دوم)

ان اقتباسات سے عیاں ہے ۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توفی کے معنی صرف موت ہونے پر تحدی فرمائی ۔ اور مخالف علماء کے لئے بارہ صد روپیہ تک انعام بھی مقرر فرمایا ۔ مگر آج تک کسی شخص کو یہ جرأت نہیں ہوئی ۔ کہ مندرجہ بالا استقرائی قاعدہ کے خلاف ایک نظیر بھی پیش کر کے انعام حاصل کرتا

رفع کے معنوں کی وضاحت

اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توفی کے معنوں کے ساتھ ساتھ رفع کے معنوں کی بھی وضاحت فرما دی تھی ۔ ذیل میں صرف دو اقتباس درج کئے جاتے ہیں حضور تحریر فرماتے ہیں ۔ (۱) ”جاننا چاہیئے کہ رفع کا لفظ قرآن شریف میں جہاں کہیں انبیاء اور اخیار ابرار کی نسبت استعمال کیا گیا ہے ۔ عام طور پر اس سے یہی مطلب ہے ۔ کہ جو ان برگزیدہ لوگوں کو خدا تعالےٰ کی جناب میں باعتبار اپنے روحانی مقام اور نفسی نقطہ کے آسمانوں میں کوئی بلند مرتبہ حاصل ہے ۔ اس کو ظاہر کر دیا جائے ۔ اور ان کو بشارت دی جائے ۔ کہ بعد موت و مفارقت بدن ان کی رُوح اس مقام تک جو ان کے لئے قرب کا مقام ہے اٹھالی جائے گی ۔“ (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۴۳)

(۲) فان الرجوع الی اللہ راضیۃ مرضیۃ والرفع الی اللہ امر واحد وقد جرت عادۃ اللہ تعالیٰ انہ یرفع الیہ عبادہ الصالحین بعد موتہم ویؤویہم فی السموات بحسب مراتبہم ۔“

(حمامۃ البشریٰ طبع دوم صفحہ ۴۲)

ترجمہ ۔ انسانی رُوح کا اللہ تعالےٰ کی طرف راضی و پسندیدہ ہونے کی حالت میں لوٹنا اور رفع الی اللہ کا ایک ہی مطلب ہے اللہ تعالےٰ کی عادت مستمرہ ہے ۔ کہ وہ اپنے نیک بندوں کا ان کی وفات کے بعد اپنی طرف رفع کرتا ہے ۔ اور انہیں حسب مراتب آسمانوں میں جگہ عنائت فرماتا ہے ۔“

مصر کے ایک ممتاز عالم کی تصدیق

توفی اور رفع کے ان معنوں پر غیر احمدی علماء نے بہت شور مچایا ۔ اور ان کی تردید کے لئے ایڑی چوٹی تک زور لگایا ۔ مگر سراسر ناکام رہے ۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے پُرزور چیلنج کی اشاعت حضور کی کتابوں اور دیگر اشتہارات کے ذریعہ ۔ ہندوستان مصر فلسطین اور دیگر اسلامی ممالک میں بکثرت ہوئی ۔ رسالہ البشریٰ کے ذریعہ اس چیلنج کو بار بار دہرایا گیا ۔ مگر مشائخ و علماء ہمیشہ جواب سے عاجز رہے ۔ تاہم انہیں اس چیلنج کی حقانیت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ معنوں کی صحت کی برملا تصدیق کی بھی توفیق نہ ملی ۔ اب یہ توفیق علماء ازہر میں سے ایک ممتاز عالم جناب علامہ محمود شلتوت کو حاصل ہوئی ہے ۔ آپ نے بڑے علماء ازہر کی مجلس کی نمائندگی میں ایک معزز شخص کو اس کے سوال پر حیات و وفات عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق مفصل جواب دیا ہے ۔ یہ جواب مصر کے مشہور ہفتہ وار ادبی اخبار الرسالۃ مورخہ ۱۱ رمئی ۱۹۴۲ء جلد ۱۰ نمبر ۴۶۲ میں شائع ہوا ہے ۔ علامہ موصوف نے اس جواب میں مذکورہ بالا دونوں متنازعہ فیہ لفظوں کے معنی وضاحت سے بیان کئے ہیں ۔

لفظ توفی کے متعلق لکھتے ہیں ۔

(۱) وکلمۃ توفی قد وردت فی القرآن کثیراً بمعنی الموت حتی صار ھذا المعنی ھو الغالب علیھا المتبادر منھا ولم تستعمل فی غیر ھذا المعنی الا وبجانبھا ما یصرفھا عن ھذا المعنی المتبادر

(۲) ”ومن حق کلمۃ توفیتنی فی الآیۃ ان تحمل علی ھذا المعنی المتبادر وھو الاماتۃ العادیۃ التی یعرفھا الناس ویدرکھا من اللفظ ومن السیاق الناطقون بالضاد ۔“

ترجمہ (۱) لفظ توفی قرآن مجید میں موت کے معنوں میں بکثرت آیا ہے ۔ یہاں تک کہ توفی کے یہ معنی ہی غالب اور متبادر ہوگئے ہیں ۔ اور لفظ توفی موت کے معنی کے سوا کسی اور معنی میں صرف اسی وقت استعمال ہوا ہے ۔ جب کہ اس کے ساتھ ایسا قرینہ پایا جاتا ہو ۔ جو اسے ان متبادر الی الذھن معنوں میں استعمال ہونے سے روکتا ہو ۔“

(۲) ”آیت قرآنی فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم میں لفظ توفیتنی کا حق ہے ۔ کہ اسے مذکورہ بالا متبادر معنوں پر ہی محمول کیا جائے ۔ اور وہ یہ کہ توفی کے معنی موت کے ہیں ۔ اس لفظ کے اس معنی کو تمام لوگ جانتے ہیں ۔ اور خود لفظ توفی سے نیز آیت کے سیاق سے بھی سب عربی بولنے والے یہی معنی سمجھتے ہیں ۔“

لفظ رفع کے متعلق تفصیلی بحث کرتے ہوئے علامہ محمود ازہری تحریر فرماتے ہیں ۔

”وظاھر ان الرفع الذی یکون بعد التوفیۃ ھو رفع المکانۃ لا رفع الجسد خصوصاً وقد جاء بجانبہ قولہ ومطھرک من الذین کفروا مما یدل علی ان الامر امر تشریف وتکریم وقد جاء الرفع فی القرآن کثیراً بھذا المعنی ۔“

ترجمہ : ظاہر ہے کہ جو رفع بعد وفات ہوتا ہے ۔ وہ مرتبہ کی بزرگی کے معنوں میں ہی اہل علمی ہوتا ہے ۔ نہ کہ جسم کا اٹھانا بالخصوص جبکہ ان واقعات کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا قول ومطھرک من الذین کفروا موجود ہے ۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے ۔ کہ یہاں پر صرف حضرت مسیح کے اعزاز و تکریم کا معاملہ مذکور ہے ۔

وفات مسیح کا اعتراف

لفظ رفع ان معنوں میں قرآن مجید میں بکثرت آیا ہے ۔“ لفظ توفی اور رفع کے معنوں کے متعلق یہ عربی زبان و علوم دینیہ کی سب سے بڑی یونیورسٹی کی شہادت ہے علامہ محمود ازہری نے اپنے جواب میں صاف طور پر وفات مسیحؑ کا اقرار کیا ہے ۔ اور اسے قرآن مجید سے ثابت شدہ مسئلہ بتلایا ہے ۔ اور حیات مسیح کے عقیدہ کو محض بے بنیاد قرار دیا ہے ۔ اس مضمون کی اہمیت و دلچسپی کے باعث اگلے پرچہ میں ”الرسالۃ“ سے مکمل جواب نقل کر کے اس کا ترجمہ بھی درج کر دیا جائے گا ۔

علمی میدان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شاندار کامیابی

بہر حال یہ امر روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ وفات مسیح علیہ السلام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیشکردہ عقیدہ ہی دنیا کا

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ کالم ۴)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم کے متعلق مخالفین اسلام کے ایک اعتراض کا جواب

(۲)

قرآن کریم عربی زبان میں ہے۔ اور اس کا ترجمہ ہر وہ شخص سمجھ سکتا ہے۔ جو عربی زبان جانتا ہو۔ مگر قرآن کریم کا یہ ایک حیرت انگیز کمال ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ اس کا ترجمہ ہر عربی دان سمجھ سکتا ہے۔ پھر بھی اس کے مطالب اور معارف تک ہر کس و ناکس کی رسائی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ وہی شخص اس کے معارف سمجھ سکتا ہے۔ جو اُن سے قلبی مناسبت رکھتا ہو۔ اور پاکیزگی اور طہارت اس کا طرۂ امتیاز ہو۔ باقی دُنیا کی کسی کتاب کو یہ خصوصیت حاصل نہیں۔ ایک اعلےٰ درجہ کی فلسفہ کی کتاب ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ قطع نظر اس سے کہ اس کو پڑھنے والا ہندو ہو۔ مسلمان۔ سکھ ہو یا عیسائی۔ دہریہ ہو۔ یا خدا پرست۔ اسی طرح منطق۔ صرف و نحو۔ فقہ۔ تاریخ۔ طب سیاست اور دوسرے تمام علوم جو انسان کی تمدنی۔ معاشرتی۔ یا سیاسی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں ہر شخص اپنی اپنی استعداد کے مطابق گرے سبقت لے جا سکتا ہے۔ یہ کوئی شرط نہیں۔ کہ فلسفہ کی کتاب مومن ہی سمجھ سکے۔ یا طب کی باریکیوں تک عارف باللہ کی نظر ہی پہونچ سکے۔ یا زیادہ صرف و نحو اسی کو آئے جو زیادہ پاکیزگی سے زندگی بسر کرنے والا ہو۔ لیکن قرآن کریم کی یہ ایک امتیازی خصوصیت ہے۔ کہ فصیح و بلیغ عربی زبان میں ہونے کے باوجود ہر فصیح و بلیغ انسان اس کے معارف کو نہیں سمجھ سکتا۔ تاوقتیکہ وہ لا یمسہ الا المطھرون کے اصل کے مطابق طہارت اور پاکیزگی حاصل نہ کرے۔ جس طرح بند قفل کو کھولنے کا ذریعہ یہ ہے۔ کہ چابی سے اسے کھولا جائے۔ اسی طرح قرآن کریم ایک خزانہ ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے دُنیا کو عطا فرمایا۔ مگر یہ خزانہ باوجود کھلا ہونے کے پھر بھی بند ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو اپنے پاس اس قفل کو کھولنے کی چابی نہیں رکھتے۔ اور جو اس خزانہ سے فائدہ اٹھانے کے طریق سے ناواقف ہوتے ہیں یہی وجہ ہے۔ کہ باوجود بڑے بڑے علوم رکھنے کے عیسائی اور ہندو محققین اور ماہرین علوم قرآن کریم کی آیات پر اعتراضات کر دیا کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ سطحی نظر سے قرآن شریف کو دیکھتے ہیں۔ اس کے مطالب تک پہنچنے کی ان میں اہلیت نہیں ہوتی۔ نہ اُن کی نظر کو ایسی وسعت حاصل ہوتی ہے۔

اسی قسم کے اعتراضات میں سے ایک اعتراض وُہ ہے جس کا گزشتہ پرچہ میں مختصراً ذکر کیا جا چکا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ان منکم الا واردھا فرما کر کافر و مومن کو یہ بتایا ہے کہ وُہ جہنم میں سے گزرے بغیر جنت میں نہیں جا سکتا۔ حالانکہ قرآن کریم کی متعدد آیات اس امر کے ثبوت میں موجود ہیں۔ کہ کافر و مومن برابر نہیں ہو سکتے۔ کافر و مومن تو دُنیا میں بھی برابر نہیں ہوتے۔ کجا یہ کہ آخرت میں جب یوم الحساب ہوگا۔ اور ہر شخص اپنے عمل کی جزا پائے گا۔ دونوں کو دوزخ میں داخل کیا جائے۔ ایسا خیال نہ صرف عقل کے خلاف ہے۔ بلکہ قرآن شریف کے منشا کے بھی خلاف ہے۔ ہاں اس کا ایک اور لطیف مفہوم ہے۔ جس کی طرف دُنیا داد معترضین کی نگاہ نہیں گئی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا ذکر فرمایا۔ کہ اس جہنم سے مراد وُہ جہنم نہیں جس میں موت کے بعد کفار ڈالے جائیں گے۔ بلکہ اس سے مراد وُہ آگ ہے جس میں ہر شخص کو اپنا نفس جلانا پڑتا ہے اور اسے خدا کی رضا کے لئے اپنے ارادوں اور اپنی خواہشوں کو ترک کر کے اور ہر قسم کی نفسانیت کو خس و خاشاک کی طرح اڑا کر ایک موت قبول کرنی پڑتی ہے۔ اور اس میں کافر و مومن کی کوئی تمیز نہیں۔ مومن بھی اس آگ میں سے گزرتا ہے۔ اور کافر بھی۔ فرق یہ ہے۔ کہ مومن تو اس آگ پر غلبہ پا کر اللہ تعالےٰ کی محبت کی گود میں چلا جاتا ہے۔ مگر کافر اسی آگ کے شعلوں میں لپٹا رہتا ہے۔ اور وُہ اپنے ارادوں اپنی خواہشوں۔ اور اپنے نفس کے تقاضوں پر غالب نہیں آ سکتا۔ یہ ایک لطیف مفہوم ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کا بیان فرمایا۔ اور جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ اب مختصراً یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ زیر بحث آیت کا سیاق و سباق بھی ان معانی کا ہرگز متحمل نہیں جو مخالفین اسلام کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے:۔

جو سوال اس آیت کا مفہوم سمجھتے وقت انسان کے دل میں پیدا ہوتا ہے یہ ہے۔ کہ اس جگہ ان منکم الا واردھا میں مخاطب کون ہیں۔ کیا ساری دُنیا ہے یا بعض لوگ۔ اور اگر بعض لوگ مُراد ہیں۔ تو وُہ کون ہیں۔ اس غرض کے لئے اس آیت سے پہلی چند آیات کو دیکھا جائے تو ان میں سے ایک یہ ہے۔ ویقول الانسان ءاذا مامت لسوف اخرج حیا۔ انسان کہتا ہے۔ کہ جب میں مر جاؤں گا۔ تو کیا اس کے بعد پھر زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔ اب ظاہر ہے۔ کہ یقول الانسان سے مراد ہر انسان نہیں ہو سکتا بلکہ صرف وُہی لوگ مُراد ہو سکتے ہیں۔ جو یوم البعث کا انکار کرتے ہیں۔ ورنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ اور پھر آج روئے زمین کے تمام مسلمان موت کے بعد حیات کے قائل ہیں۔ اس کے بعد فرماتا ہے فوربک لنحشرنھم والشیاطین ثم لنحضرنھم حول جھنم جثیا۔ ثم لننزعن من کل شیعۃ ایھم اشد علی الرحمٰن عتیا۔ ثم لنحن اعلم بالذین ھم اولیٰ بھا صلیا۔ کہ قسم ہے تیرے رب کی۔ ہم ضرور ان منکرین اور شیاطین کو جنہوں نے لوگوں کو گمراہ کیا اکٹھا کریں گے۔ ان کو دوزخ کے گرد گھٹنوں کے بل حاضر کریں گے۔ پھر ہم ہر فرقہ میں سے ان سرکش لوگوں کو الگ کریں گے۔ جو خدائے رحمان کے حضور تمرد سے کام لیا کرتے تھے۔ ہم ان لوگوں کو خوب جانتے ہیں۔ جو اس آگ کے ذریعہ زیادہ سزا دیئے جانے کے قابل ہے یعنی جیسے جیسے کسی کی سرکشی ہوگی۔ ویسی ہی اسے سزا ملے گی۔ ان آیات کے بعد فرماتا ہے وان منکم الا واردھا۔ یعنی اے لوگو! تم میں سے کوئی بھی نہیں۔ جو اس جہنم کی آگ میں سے نہ گزرے۔ اور چونکہ پہلی آیات میں منکرین اور ان کے بڑے بڑے سرکش سرداروں کا ذکر ہے۔ اس لئے ان منکم الا واردھا سے بھی وُہی لوگ مراد ہیں۔ جو منکر ہیں۔ اور سرکشی میں حد سے بڑھ چکے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں فرماتا ہے۔ کہ تم میں سے ہر ایک کو دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔ پس اس آیت کا خطاب مومنین و صالحین سے نہیں۔ بلکہ منکرین و بے دین لوگوں سے ہے:۔

اس پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ اگر یہ معنے درست ہیں۔ تو ثم ننجی الذین اتقوا سے کیا معنے ہوئے۔ یہ الفاظ تو بتاتے ہیں۔ کہ متقی لوگ جہنم میں پڑیں گے۔ اور پھر انہیں نجات ملے گی اگر انہوں نے اس آگ میں پڑنا ہی نہیں تھا تو پھر نجات دینے کے کیا معنے ہو سکتے ہیں مگر یہ بھی ویسا ہی غلط استنباط ہے۔ جیسے پہلا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ثم کا لفظ عربی زبان میں ہمیشہ ترتیب واقعات کے لئے نہیں آتا بلکہ بعض دفعہ ایک نیا ذکر ثم کا لفظ لا کر شروع کر دیا جاتا ہے۔ اس کی مثال سورۃ انعام میں ملتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے بعض احکام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے ثم اتینا موسیٰ الکتاب تماما علی الذی احسن وتفصیلا لکل شیء وھدی ورحمۃ لعلھم بلقاء ربھم یومنون۔ کہ پھر ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی جس سے نیک لوگوں پر ہماری نعمت کا اتمام ہوا۔ اور جس میں تمام تفصیلی احکام موجود تھے۔ اور وہ لوگوں کے لئے ہدایت اور رحمت کا موجب تھی۔ تاکہ لوگ اسے پڑھ کر اپنے رب کی ملاقات پر یقین لائیں۔ اب کوئی سمجھدار انسان اس کے یہ معنے نہیں کریگا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خدا تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کتاب نازل کی تھی۔ بلکہ یہاں ثم کے معنے یہی کئے جائیں گے۔ کہ ایک نیا ذکر کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے ثم کا لفظ لایا ہے یعنی اب ہم ایک نیا ذکر شروع کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ ہم نے موسیٰ کو بھی کتاب دی تھی۔ گویا ثم کا لفظ ایسا ہی ہے جیسے ہماری زبان میں کہتے ہیں۔ لو اور سنو۔ ایسا ہی اس آیت میں منکرین کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا۔ ثم ننجی الذین اتقوا آؤ۔ ہم تمہیں ایک اور بات بتائیں۔ جو تمہارے دکھ کو اور زیادہ بڑھانے والی ہوگی۔ کہ متقی لوگ جن کو تم دُنیا میں حقیر اور ذلیل سمجھا کرتے تھے۔ دوزخ میں نہیں ہونگے۔ اور تم یہی کہتے رہوگے کہ ما لنا لا نری رجالا کنا نعدھم من الاشرار۔ اس طرح نہ صرف ظاہری آگ تمہیں جلا رہی ہو گی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بلکہ تمہاری یہ اندرونی سوزش بھی تمہیں ہر وقت مبتلائے عذاب رکھے گی۔ کہ جن کو ہم بُرا سمجھا کرتے تھے۔ وہ تو آج بڑے آرام میں ہیں۔ اور ہم دکھوں اور مصیبتوں میں پڑے ہوئے ہیں۔

ثم کے بعد ننجی کا لفظ آتا ہے۔ اس سے بھی مخالفین استنباط کرتے ہیں۔ کہ آگ میں داخل کرنے کے بعد انہیں نجات ملے گی ورنہ نجات کا لفظ بے معنی ہو جاتا ہے۔ حالانکہ یہ بات بھی بالبداہت باطل ہے۔ نجات کے معنی صرف یہ ہیں۔ کہ ان کو بچایا جائے گا۔ یہ مفہوم نہیں کہ دوزخ میں داخل کرنے کے بعد نکال لیا جائے گا۔ قرآن کریم میں اس کی مثال بھی پائی جاتی ہے۔ جب ملائکہ حضرت لوط علیہ السلام کے پاس آئے۔ تو انہوں نے کہا انا منجوک واھلک ہم تجھے اور تیرے اہل کو نجات دیں گے۔ اب اس کا یہ مطلب نہیں تھا۔ کہ نعوذ باللہ تھوڑا سا عذاب تمہیں دے کر پھر بچایا جائے گا۔ بلکہ اس کے یہی معنی ہیں۔ کہ تمہیں عذاب سے کلّی بچایا جائے گا۔ اسی طرح آیت زیر بحث میں بتایا گیا ہے۔ کہ متقی لوگ عذاب النار سے کلّی محفوظ و مصئون رہیں گے اس کی مزید تشریح ایک اور آیت سے ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ویوم القیامۃ تری الذین کذبوا علی اللہ وجوھھم مسودۃ۔ الیس فی جھنم مثوی للمتکبرین وینجی اللہ الذین اتقوا بمفازتھم لا یمسھم السوء ولاھم یحزنون (پارہ ۲۴ سورہ زمر) کہ قیامت کے دن تو دیکھے گا۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے خدا تعالےٰ کے متعلق جھوٹ بولا ان کے مونہہ کالے ہوں گے۔ اور کیوں کالے نہ ہوں۔ یہ متکبر اسی سزا کے مستحق ہیں۔ کہ ان کو جہنم میں ڈالا جائے۔ مگر اس کے مقابلہ میں اللہ تعالےٰ متقیوں کو نجات دیگا۔ مگر وہ نجات اس طرح پر نہیں ہوگی۔ کہ انہیں آگ میں ڈالکر نکالا جائے۔ بلکہ نجات کا مفہوم یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انکو ان کی مرادات تک پہونچا دیگا۔ لا یمسھم السوء اور انہیں کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ ولاھم یحزنون اور نہ وہ غمزدہ ہونگے۔ گویا اس آیت نے ثم ننجی الذین اتقوا کی تفسیر کردی۔ کہ

متقیوں کی نجات انہی معنوں میں ہے کہ لا یمسھم السوء ولاھم یحزنون۔ پس مخالفین اسلام کا یہ اعتراض ان کی قرآن کریم سے ناواقفیت کا ایک بین ثبوت ہے۔

اذان۔ جھٹکہ اور سکھ مذہب

مسلمانوں کو اس بات کی عام شکایت ہے۔ کہ پنجاب کے ان دیہات میں جہاں سکھوں کی کثرت ہے مسجدوں میں اذان کہنے سے جبراً روکا جاتا ہے۔ اور بسا اوقات قتل وغارت تک نوبت پہونچ جاتی ہے اور کئی مظلوم مسلمان عبادت کرتے ہوئے موت کے گھاٹ اتار دیئے جاتے ہیں۔ ابھی تک سینکڑوں دیہات ایسے ہیں۔ کہ جہاں اس بیسویں صدی میں بھی مسلمانوں کو اللہ اکبر کی اذان کہنے کا حق نہیں دیا جاتا۔ گویا سکھ اللہ اکبر کی اذان کو اپنے مذہب کے خلاف یقین کرتے ہیں۔ اور ایک مسلمان کو اس سے بزور باز رکھنا سکھ مذہب کی ایک خاص خدمت خیال کرتے ہیں۔ کہا گیا ہے کہ ”بانگ کی مخالفت کی تہ میں کوئی مذہبی حکم یا ہدایت کارفرما نہیں ہے۔ بلکہ جذبۂ انتقام ہے“۔
(شیر پنجاب لاہور)

اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر حضرت بابا نانک صاحب کی تعلیم ان کے عمل کی روشنی میں دیکھا جائے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ سکھ صاحبان کا اذان کی مخالفت کرنا مذہبی تعلیم کا نتیجہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر اذان حضرت بابا نانک صاحب کے (جن کو سکھ اپنا پہلا گورو یقین کرتے ہیں) مسلک کے خلاف ہوتی۔ تو ان کا عمل اس کے مطابق نہ ہوتا۔ سکھ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ آپ نے ”پکے مسلمانوں کی طرح“ کانوں میں انگلیاں ڈالکر اذانیں دیں۔ اور گورو گرنتھ صاحب میں آج تک بانگ کے متعلق یہ حکم موجود ہے۔

بدعمل چھوڑ کرو ہتھ کوزہ
خدائے ایک بوجھ دیو بانگاں
برگو برخوردار کھرا
(جنم ساکھی ۱۹۰)

یعنی بدعملیاں ترک کردو۔ ہاتھ میں کوزہ لو۔ (وضو کرکے) ایک خدا کو شناخت کرکے اذانیں دو۔ تب تم برکت والے اور برخوردار قرار پاؤ گے۔

ان باتوں کی موجودگی میں یہ اظہر من الشمس ہے۔ کہ نہ صرف حضرت بابا نانک صاحب نے اذان کے خلاف کوئی رائے ظاہر نہ کی بلکہ گورو گرنتھ صاحب میں صاف الفاظ میں اذان کہنے کا حکم موجود ہے۔ اور اذان کہنے والوں کو برکات کا وارث قرار دیا ہے۔ اور باباجی نے اپنے عمل سے بھی اس کی تائید کی ہے۔ پس جب کوئی سکھ ایک مسلمان کو اذان کہنے سے روکنے کے لئے کرپان ہاتھ میں لے کر جوش وخروش کا مظاہرہ کرتا ہے۔ تو ایک طرف وہ مذہبی رواداری کے خلاف فعل کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور دوسری طرف گورو گرنتھ صاحب کے حکم کی خلاف ورزی کر رہا ہوتا ہے۔

دراصل جو لوگ مسلمانوں کو اذان کہنے سے روکتے ہیں اور اللہ اکبر کی آواز کو بند کرنے کے لئے اس قدر جوش دکھاتے ہیں۔ کہ گورو گرنتھ صاحب کی تعلیم اور گورنمنٹ کے قانون کو بھی نظر انداز کر دیتے ہیں۔ وہ اپنے اس جابرانہ فعل کو مذہبی تعلیم کے عین مطابق خیال کرتے ہیں۔ میں نے خود اپنے کانوں سے اکثر سکھوں کی مذہبی مجلسوں میں گورو گرنتھ صاحب کی جاپلی واراں بھائی گورداس سے ۴۱ ویں وار سکھ صاحبان کو عقیدت کے ساتھ پڑھتے اور اخلاص کے ساتھ گاتے سنا ہے۔ جس میں یہ ذکر ہے۔ کہ سکھوں نے گورو گوبند سنگھ جی کے حکم سے تلوار ہاتھ میں پکڑی۔ اور لوگوں کو جبراً نمازوں اور اذانوں وغیرہ مذہبی فرائض کی ادائیگی سے روکا۔ اور قتل وغارت کا اس قدر بازار گرم کیا۔ کہ لوگ تھر تھر کانپنے لگے۔ مسجدوں اور مقبروں کو مسمار کرنے سے بھی دریغ نہ کیا۔ اس وقت لوگ سکھوں کے قتل وغارت سے اس قدر خوفزدہ ہوگئے کہ مذہبی رسوم کی ادائیگی بھی چھپ کر کی جاتی تھی۔ اور سکھوں نے چاروں طرف لوٹ مار کا بازار گرم کر دیا تھا۔

قطع نظر اس سے کہ گورو گوبند سنگھ جی نے اپنے سکھوں کو ایسا حکم دیا یا نہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ آج سکھ اس تعلیم کو ان کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس تعلیم کو اس کتاب میں درج کیا گیا ہے۔ جس کو گورو گرنتھ صاحب کی جاپلی قرار دیا جاتا ہے۔ یعنی اس کتاب کو پڑھے بغیر گورو گرنتھ صاحب کی تعلیم سمجھ میں نہیں آسکتی اور سکھ صاحبان اس تعلیم کو اپنی مذہبی مجلسوں میں پڑھتے ہیں۔ اسی تعلیم کا اثر ہے۔ کہ آج تک سکھ مسلمانوں کو نمازوں اور اذانوں سے جبراً روکنا جائز سمجھتے ہیں۔

پس جب تک سکھ کتب میں ایسی تعلیمات موجود ہیں۔ اور جب تک ایسی تعلیمات کو جوش کے ساتھ مجلسوں میں پڑھنے کا رواج قائم ہے۔ اس وقت تک مسلمانوں کو اذان کہنے سے روکنے والے سکھ موجود رہیں گے۔

باقی رہا جھٹکہ کا سوال یہ سکھ مذہب کی رو سے بھی کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ کیونکہ گورو گرنتھ صاحب میں کسی جگہ بھی جھٹکہ کرنے کا حکم نہیں ہے۔ بلکہ سکھوں میں لاکھوں کی تعداد میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو گوشت خوری کو سکھ مذہب کے خلاف یقین کرتے ہیں۔ اور کئی سکھ ایسے بھی ہیں۔ جو جھٹکہ کھانے والوں کے ہاتھ کا کھانا کھانا پسند نہیں کرتے۔ وہ لوگ جو جھٹکہ کے حامی ہیں اگر اس مسئلہ میں آزادی چاہتے ہیں۔ تو اس کا بہترین حل یہ ہے۔ کہ تمام ہندوستانیوں کو اپنے اپنے مذہب اور طریق کے مطابق ہر جائز جانور کا گوشت کھانے کا حق تسلیم کیا جائے۔ مسلمان اگر جھٹکہ میں مزاحمت کرتے ہیں۔ تو اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ سکھ خواہ مخواہ ہندوانہ تقلید میں مسلمانوں کو گائے کا گوشت کھانے سے جبراً روکتے ہیں۔

اکسیر شباب

ہر غلطی اپنا اثر چھوڑتی ہے۔ پس اصل بات تو یہ ہے کہ انسان میانہ روی اختیار کرے۔ لیکن گزشتہ غلطی کا علاج کرنا ہی پڑتا ہے۔ اور وہ علاج
”اکسیر شباب“
ہے۔ اکسیر شباب نیا خون نیا جوش پیدا کر دیتی ہے۔ قیمت تیس خوراک ۵ روپے

مِلنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

اور بسا اوقات مسلمانوں کی بے جا مخالفت میں ہندوؤں سے بھی بڑھ کر جوش کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کی مذہبی کتب میں صاف الفاظ میں مرقوم ہے۔ کہ گائے کا مسئلہ ہندو مذہب کا مسئلہ ہے سکھ مذہب میں اس کے لئے کوئی عظمت نہیں۔ چنانچہ بھائی گورداس کا ارشاد ہے۔

جیو ہر بادہ ہندواں گئو ماس اکھاج
مسلماناں سؤر روں سوگند دہ بیاج
تیوں دھرم سال دی چھاک ہر وبو کھنڈ دیاج

(وار ۳۵ پوڑی ۱۰)

یعنی جس طرح ہندوؤں میں گائے کا گوشت کھانا ممنوع ہے۔ اور مسلمانوں میں سؤر اور بیاج حرام ہے۔ اسی طرح (سکھوں کے لئے) دھرم سال کی چڑھت کھانڈ میں لپٹی ہوئی زہر ہے۔

بھائی گورداس صاحب نے گائے کا مسئلہ صاف الفاظ میں ہندو مذہب کا مسئلہ قرار دیا ہے۔ اور یاد رہے۔ کہ واراں بھائی گورداس وہ کتاب ہے۔ جس کے متعلق سکھ علماء کا ارشاد ہے۔ کہ سکھ مذہب میں واراں بھائی گورداس کو گورو گرنتھ صاحب کے بعد وہی پوزیشن حاصل ہے جو اسلام میں قرآن شریف کے بعد احادیث کو حاصل ہے۔ (گورو نبلاو لی ص۷۷) سکھوں کے مشہور سکالر سردار کاہن سنگھ صاحب نابھہ واراں بھائی گورداس کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں۔

"ان کی بانی پریم منوہر اور سکھ دھرم میں نیموں کا بھنڈار ہے۔ یعنی سب رہت ناموں میں شرومنی رہت نامہ ہے"

(گورمت سدھاکر ص۱۵۵)

گویا واراں بھائی گورداس میں سکھ مذہب کے مذہبی قوانین بیان کئے گئے ہیں۔ اب ایک طرف واراں بھائی گورداس کا فیصلہ ہے۔ کہ گائے کا مسئلہ صرف ہندو مذہب کا مسئلہ ہے اور دوسری طرف سکھوں کا موجودہ طرز عمل ہے۔ آج سکھ خواہ مخواہ اور بلاوجہ مسلمانوں کے راستہ میں روکاوٹیں پیدا کر رہے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ کھانے پینے میں آزادی چاہتے ہیں۔ تو ان کو دوسروں کے لئے بھی آزادی تسلیم کرنی چاہیئے۔

عباداللہ گیانی

مشرقی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

رپورٹ بابت ماہ مئی ۱۹۴۲ء

تحریری کام

عرصہ زیر رپورٹ میں ترجمہ قرآن مجید بزبان سواحیلی کا کام کیا گیا۔ اس سے قبل انیس سپاروں کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ اس ماہ دو سپاروں کا کیا۔ گذشتہ تین ماہ کی رپورٹ لکھی۔ اور ۲۸ خطوط لکھے۔

خطبات جمعہ

مندرجہ ذیل مضامین پر خطبات جمعہ پڑھے (۱) نماز باجماعت کی تلقین اور ہاتھ سے کام کرنے کی تحریک (۲) صفائی۔ اور تقسیم کار کے اصول کے فوائد (۳) صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلنے کی برکات۔ آداب مقتدی وامام (۴) روحانی طور پر خسارہ سے بچنے کے طریق سورہ العصر کی تفسیر۔

علاوہ ازیں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کے تازہ خطبات متعلق دعا جماعت کو سواحیلی میں ان کا مطلب ذہن نشین کرایا۔ اور دعا کے لئے تحریک کی۔ خدا کے فضل سے حضور کے ارشاد کے ماتحت روزانہ نماز عشاء کی آخری رکعت میں بلند آواز سے دعائیں کی جاتی ہیں۔ اور جمعہ کی نماز میں بھی نیکی کے کاموں میں تعاون کے مضمون پر تقریر کی۔

درس و تدریس

عرصہ زیر رپورٹ ہندوستانی احمدی خواتین میں درس قرآن کریم ہفتہ وار دیا جاتا رہا۔ درس سے قبل حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کے بعض خطبات انہیں پڑھنے کے لئے دئیے جاتے۔ مردوں میں مئی کے آخری ہفتہ سے پھر درس بعد نماز مغرب شروع کیا ہے۔ دو دن قرآن کریم۔ دو دن حدیث بخاری کا درس۔ اور دو دن صحابہ کرام کے حالات اور ان کے کارنامے بیان کئے گئے۔

ملاقاتیں

عرصہ زیر رپورٹ میں چونتیس ملاقاتیں کی گئیں۔ بعض ملاقاتیں حکام سے مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں ضروری تفصیلات اور مقامی ٹاؤن شپ سے تعمیر کے شروع کرنے کے سلسلہ میں کی گئیں۔ اٹالین کیمپ کمانڈر سے ملاقات کر کے بعض ضروری امور کے متعلق ان سے گفتگو کی۔ بعض ملاقاتوں میں تبلیغی گفتگو کی گئی۔ ایک افریقن سلطان کو لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا گیا۔

افریقن خواتین کی تربیت

ہفتہ میں ایک بار یعنی جمعہ کے دن افریقن احمدی خواتین کی میٹنگ اس عرصہ میں منعقد ہوتی رہی شیخ صالح صاحب۔ خاکسار اور معلم رمضان ان میں لیکچر دیتے رہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار کا بہت سا وقت مسجد کی تعمیر شروع کرنے کے لئے فراہمی سامان اور اس سلسلہ میں دیگر ضروری امور کے انجام دینے میں گذرا۔ ایک دشمن نے حکام تک غلط رپورٹ کر کے ہمیں تکلیف دینے کی کوشش کی۔ لیکن موقعہ پر پہنچ کر مجسٹریٹ نے ہماری گفتگو سن کر اسے تنبیہ کی۔ اور ہمیں کام جاری رکھنے کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ آئندہ دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ اور جلد دعا فرمائیں کیا تخت مسجد کی تعمیر کی تکمیل ہو۔ احباب دعاؤں سے امداد کر کے ممنون فرمائیں۔ مسجد کی بنیادیں کھدوائی جا چکی ہیں۔ جو سب کی سب افریقن احمدیوں نے اپنے ہاتھوں سے کھودی ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء اور اب عنقریب تعمیر کا کام شروع ہوگا۔

خاکسار شیخ مبارک احمد عفی عنہ
مبلغ سلسلہ احمدیہ مشرقی افریقہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مزید تین روپیہ بھیج کر دیر سے ادا کرنیکا کفارہ

وہ دوست جو مئی تک اپنے وعدوں کو پورا نہیں کر سکے۔ انہیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ اپنے وعدوں کو جولائی میں پورا کر دیں۔ تاکہ ان کی پچھلی غفلت کا کفارہ ہو سکے۔ اگر کوئی شخص سمجھتا ہے کہ وہ اکتوبر میں اپنا چندہ ادا کر سکتا ہے۔ لیکن اس وجہ سے کہ وہ مئی میں ادا کر کے سابقون میں شامل نہ ہو سکا۔ اب کفارہ کے طور پر اگست میں ادا کر دیتا ہے۔ تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کے حضور ایسا ہی ثواب کا مستحق ہے۔ جیسے مئی میں ادا کرنے والے۔ اور اگر کوئی شخص جولائی میں چندہ ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے لیکن وہ اپنی غفلت کے طور پر اور اپنے نفس پر تکلیف برداشت کر کے جون میں ادا کر دیتا ہے۔ تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کے حضور ایسا ہی سمجھا جائیگا جیسے مئی میں ادا کرنیوالے۔ کیونکہ جب کسی سے غفلت ہو جاتی ہے۔ تو بعد میں خواہ مقدار کے لحاظ سے زیادہ قربانی کرے۔ اور خواہ تکلیف اٹھا کر میعاد سے قبل اپنے وعدے کو پورا کر دے۔ دونوں صورتوں میں اس کی کوتاہی کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مستحق بن جاتا ہے"۔ مکرمی ڈپٹی محمد فقیر اللہ خانصاحب میرٹھ سے جن کا وعدہ ۲۷۰/- تھا۔ اور اس میں ۱۷۰ وعدہ کے اندر ارسال کر چکے ہیں۔ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس رقم کی ادائیگی تو جلدی ہی ہو جاتی۔ مگر میری سات سالہ لڑکی عرصہ تین ماہ سے ہسپتال میں داخل ہے۔ کئی سو روپیہ اس کے علاج پر صرف ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا کمال رحم دکھلا کر اس کی جان بچائی وہ بفضل خدا اب صحت یاب ہو رہی ہے۔ میرے اور میرے اہل و عیال کے لئے حضرت کے حضور دعا کی درخواست کریں۔ اللہ تعالیٰ لڑکی کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ میں چونکہ رقم ایک سو روپیہ کی جو میرے وعدے سے باقی ہے دیر سے ادا کر رہا ہوں۔ اس لئے اس جرم کی تلافی کے لئے تین روپیہ زیادہ بھیج رہا ہوں۔ اب میرے سال ششم کے تین سو روپے وصول ہو چکے۔

بعض دوست ہیں جو ذرہ سی توجہ سے اپنے وعدہ کو پورا کر سکتے ہیں۔ اور ۳۱ جولائی تک رقم ادا کر سکتے ہیں۔ ہر مجاہد جس کا وعدہ ہے۔ وہ ۳۱ جولائی تک ادا کرنے کا انتظام کرے بلکہ وہ جو باوجود انتظام کر سکنے۔ یا روپیہ پاس رکھنے کے وقت پر نہیں دے سکے۔ وہ ۳۱ جولائی تک داخل کرتے ہوئے ساتھ مزید رقم تلافی کے طور پر داخل فرمائیں۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

تقرر قائمقام امیر بنگال پراونشل انجمن احمدیہ

خانصاحب مولوی مبارک علی صاحب کی صحت چونکہ ابھی بہت کمزور ہے۔ اس لئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ نے انکو چھ ماہ کی رخصت عطا فرمائی ہے۔ اور مولوی ابوالحسین صاحب سب رجسٹرار حسین پور ضلع میمن سنگھ کو مولوی صاحب کی رخصت کے دوران میں قائمقام امیر مقرر فرمایا ہے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مرکزی چندوں کے متعلق

فرمایا:- "کسی جماعت کو مرکزی چندہ خرچ کرنا بلا منظوری کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ کام کرکے بعد میں منظوری لینا نہ صرف خلاف قانون ہے بلکہ خلاف عقل بھی ہے۔ اگر اس قسم کی اجازت کسی جماعت کو دی جائے۔ تو یقیناً یہ مرض دوسری جماعتوں میں پھیل جائیگا۔ اور مرکزی کاموں کو سخت حرج پہنچیگا۔ پس اخبارات کے ذریعہ اعلان کر دیا جائے۔ کہ کسی جماعت کو مرکزی فنڈ خرچ کرنیکی خواہ امید منظوری کیوں نہ ہو۔ اجازت نہیں ہے۔ اگر کوئی انجمن ایسا کریگی۔ تو اس کے عہدہ داروں کو الگ کیا جائیگا۔ اور اس انجمن کو جبتک وہ اپنی غلطی کی اصلاح نہ کرے تسلیم نہ کیا جائیگا۔"

ارشاد بالا کے مطابق عہدہ داران کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ مرکزی چندوں کا روپیہ بلا منظوری نظارت ہذا انتظامی طور پر خرچ نہ کیا جایا کرے۔ اور نہ ہی بلا وجہ روکا جایا کرے۔ امید ہے عہدیداران محتاط رہیں گے۔ (ناظر بیت المال)

ایک لاکھ روپیہ کے انعامات

حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب اللہ دین بلڈنگس سکندر آباد کے جس تازہ تبلیغی رسالہ کا ذکر "الفضل" کے ایک گذشتہ پرچہ میں کیا گیا ہے۔ اس میں مندرج انعامات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ (۱) غیر مسلم اقوام کے لئے بیس ہزار روپیہ انعام (۲) اہل اسلام کیلئے بیس ہزار روپیہ انعام (۳) مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے اکیس ہزار روپیہ انعام (۴) مولوی ثناء اللہ صاحب کے ہم خیالوں کے لئے دو ہزار روپیہ انعام (۵) مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے اور گیارہ ہزار روپیہ انعام (۶) انجمن اہلحدیث سکندر آباد کے لئے دو ہزار روپیہ انعام (۷) مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کے لئے بائیس ہزار روپیہ انعام (۸) مولوی محمد علی صاحب کے ہم خیالوں کے لئے دو ہزار روپیہ انعام۔ جملہ ایک لاکھ روپیہ انعام

یہ ۳۶ صفحات کا رسالہ صرف ایک کارڈ لکھ کر مفت منگایا جا سکتا ہے حضرت سیٹھ صاحب موصوف کی خواہش ہے۔ کہ احباب اپنے شہروں کی لائبریریوں کے پتے ان کو لکھ بھیجیں۔ تاکہ ان پتوں پر اردو انگریزی تبلیغی لٹریچر بھیجا جائے۔

احباب کرام کو چاہیئے۔ کہ سیٹھ صاحب موصوف کی صحت اور درازئے عمر کے لئے دعا کرتے ہوئے اُن کے تیار کردہ لٹریچر کو ذریعہ تبلیغ بنائیں۔

یوم وقار عمل ملتوی

احباب قادیان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ کثرت باران کے باعث اس دفعہ کا یوم وقار عمل سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ملتوی کر دیا گیا ہے۔

خاکسار ناصر احمد مہتمم شعبہ وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

توپ خانہ بازار لاہور چھاؤنی میں جلسہ

۲۵-۲۶ر جولائی کو توپ خانہ بازار لاہور چھاؤنی میں ایک تبلیغی جلسہ ہونا قرار پایا ہے جس میں مولوی محمد یار صاحب عارف۔ گیانی واحد حسین صاحب اور ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب تقریریں کریں گے۔ اردگرد کی جماعتیں شامل ہوں۔ الراقم نور محمد سکرٹری تبلیغ انجمن توپخانہ بازار

"حدیث النبی" اور "شرائط بیعت"

ہر احمدی بچے کا فرض ہے کہ وہ سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کرکے اپنے تئیں اسلامی رنگ میں رنگین کرے۔ اسی غرض کیلئے انشاء اللہ ماہ اکتوبر میں امتحان ہوگا جس کیلئے حضرت مسیح موعودؑ کے "دس شرائط بیعت" اور "حدیث النبیؐ" مؤلفہ ملک محمد عبد اللہ صاحب فاضل بطور نصاب مقرر ہیں یہ کتاب ۲ ر پر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان سے مل سکتی ہے۔ تین پیسے محصولڈاک علاوہ ہے ۲ر

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں صرف نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سردرد کے مریض سستی کے شکار اعصابی تکلیفوں کا شکار نہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے اُن کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس آج ہی

سرمہ ممیرا خاص

جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے خرید لیں قیمت فی تولہ ۴ر چھ ماشہ ۲ر تین ماشہ ۱۰ر

ملنے کا پتہ:-

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

حیاتین

یہ گولیاں بدہضمی کو دور کرتی ہیں۔ بھوک کو بڑھاتی ہیں جنکو کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں گڑگڑاہٹ۔ گرانی متلی اور درد وغیرہ کی تکلیف رہتی ہو ان گولیوں کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے۔ یہ معدہ اور انتڑیوں کے امراض نیز ضعیفہ اسہال۔ قے اور ہیضہ کیلئے مفید ہیں بلغمی کھانسی، نزلہ زکام اور دمہ کو نافع ہیں

قیمت ایک روپیہ کی ۳۲ گولیاں

طبیہ عجائب گھر قادیان

محترمہ بیگم صاحبہ نواب محمد علی خانصاحب آف مالیر کوٹلہ کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو

آپ کی فیسرین کریم میں نے ایک مریض کو منگا کر دی تھی۔ جن کا چہرہ مہاسوں (کیلوں) کی کثرت سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ گویا چیچک نکلی ہوئی ہے۔ اور اس قسم کے ٹیل مہاسے تھے۔ کہ کوئی علاج کارگر نہ ہوتا تھا۔ مہاسوں کے انجکشن بھی کروا چکی تھیں۔ مگر میں خوشی سے اب یہ لکھنے کے قابل ہوں۔ کہ خدا کے فضل سے فیسرین کریم نے یہ اثر دکھایا ہے۔ کہ ان کا چہرہ مہاسوں سے پاک ہے۔ اور داغ بالکل معدوم ہو چکے ہیں۔ بلکہ رنگ بھی پیشتر سے نکھر آیا ہے۔ اور اب بھی وہ اس خوف سے کہ دوبارہ پھنسیوں کا دورہ نہ ہو جائے اسے برابر استعمال کئے جاتی ہیں اور آپ کی وہ ممنون ہیں۔

فیسرین کریم بلاشبہ کیلوں۔ چھائیوں اور بدنما داغوں۔ الغرض چہرہ اور جلد کی بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ خوبصورت بناتی ہے۔ خوشبودار ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ بمحصولڈاک بذمہ خریدار۔ ہر جگہ بکتی ہے۔ اپنے شہر کے جنرل مرچنٹس اور مشہور دوا فروشوں سے خریدیں:

وی۔ پی منگوانے کا پتہ:- فیسرین فارمیسی مکتسر پنجاب

ضروری اطلاع

"الفضل" کے جن خریدار اصحاب کا چندہ ۲۰ر اگست ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ اُن کے اسمائے گرامی "الفضل" کے شمارہ ۱۶۵ (مورخہ ۱۸ر جولائی) میں شائع ہو چکے ہیں۔ احباب اُن میں اپنا نام دیکھ کر جلد سے جلد رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال کرنے کی کوشش فرمادیں۔ ہم یکم اگست تک رقوم کا انتظار کریں گے۔ اور وی۔ پی روکنے کی اطلاع کی تعمیل بھی اسی تاریخ تک ہوسکیگی۔ جو اصحاب نہ رقم ارسال فرمائیں گے اور نہ وی۔ پی روکنے کی اطلاع دیں گے۔ اُن کے نام یکم اگست کو وی۔ پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔

ہماری پے درپے التجاؤں کے باوجود بعض دوست ہر ماہ ایسے نکل آتے ہیں۔ جو وی۔ پی واپس کر دیتے ہیں۔ ہم احباب پر واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ وی۔ پی واپس کر دینے کا طریق نہایت نقصان دہ ہے۔ اور اپنے قومی پریس کا احساس رکھنے والا کوئی احمدی اس طریق کو اختیار نہیں کر سکتا۔

خاکسار منیجر "الفضل"

وصایا

نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۸۵۴: منکہ سید محمد محسن شاہ ولد سید محمد حسین شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت جنوری ۱۹۳۳ء ساکن للوڑی کلاں ڈاکخانہ خاص ضلع لدھیانہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱ ماہ امان ۱۳۲۰ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے ۱۔ایک مکان رہائشی واقعہ آبادی دیہہ موضع للوڑی کلاں ضلع لدھیانہ قیمتی اندازاً ۲۰۰ روپیہ ۲۔ ۷½ بیگھہ اراضی زرعی قسم ⅓ بارانی رقبہ واقعہ موضع للوڑی کلاں ضلع لدھیانہ قیمتی اندازاً ۷۵۱ روپیہ اس مذکورہ جائیداد میں ہم تین بھائی حصہ دار ہیں۔ لیکن میرا گذارہ اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ ۲۰ روپے ماہوار بصورت نقدی اور ایک من غلہ گندم بصورت جنس ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ⅒ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ اس جائیداد کی قیمت سے بطور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ ۲۱-۳-۱۳۲۱ العبد:- سید محمد محسن شاہ احمدی اکونٹنٹ محمود آباد ڈاکخانہ کنری سندھ

گواہ شد:- چوہدری نور احمد ساکن سارچور حال محمود آباد
گواہ شد:- فیض احمد انسپکٹر بیت المال

نمبر ۶۲۱۱: منکہ صلاح الدین چوہدری ولد محمد احسان اللہ صاحب چوہدری پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن ڈیگران ضلع پٹرا بنگال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸-۶-۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۳۶ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ⅒ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائیداد ثابت ہو اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- صلاح الدین چوہدری۔ گواہ شد:- مظفر الدین چوہدری۔ گواہ شد:- رفیق السلام

نمبر ۶۲۱۰: منکہ سیف اللہ خاں ولد رسالدار خداداد خاں صاحب مرحوم قوم بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۲۲½ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸-۷-۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ (۱) دس کنال چودہ مرلہ زمین قیمتی ۳۷۸۵ روپے (۲) ایک مکان واقعہ محلہ دارالفضل قادیان رقبہ ایک کنال قیمت ۱۵۰۰ روپے (۳) میری ماہوار آمدنی مبلغ ۸۰ روپے ہے۔ میں مندرجہ بالا جائیداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اگر میری وفات کے بعد میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اپنی ماہوار آمدنی کا بھی ⅒ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ارسال کرتا رہونگا۔ العبد:- سیف اللہ خاں اوورسیر دارالفضل قادیان۔ گواہ شد:- مرزا عبدالرؤف بقلم خود دارالفضل میڈیکل ہال۔ گواہ شد:- عطاء اللہ خاں بقلم خود برادر موصی دارالفضل قادیان

نمبر ۶۲۰۹: منکہ امۃ العزیز بیگم زوجہ سیف اللہ خاں صاحب اوورسیر قوم بلوچ عمر ۱۹½ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸-۷-۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری کل جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) زیور قیمتی ۱۵۰ روپے بہ تفصیل ذیل۔ کانٹے طلائی ½ ۱ تولہ۔ کلپ طلائی ۱ تولہ۔ چھاپ طلائی ۲۵ روپے (۲) حق مہر مبلغ ۱۰۰۰ روپے۔ میں مندرجہ بالا جائیداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اگر میری وفات کے بعد میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ:- امۃ العزیز بیگم بقلم خود دارالفضل قادیان۔ گواہ شد:- سیف اللہ خاں بقلم خود خاوند موصیہ دارالفضل قادیان۔
گواہ شد:- مرزا عبدالرؤف بقلم خود دارالفضل قادیان۔

نمبر ۶۲۱۲: منکہ امارۃ النساء بیوہ منشی سید غلام رسول صاحب مرحوم قوم سادات پیشہ زمینداری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن کاہنور ڈاکخانہ سونگھڑا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲-۷-۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ جو میں نے اپنے شوہر سے بعوض دین مہر پائی ہے۔ اور کچھ اپنے خاوند سے بطور ترکہ ملی ہے۔ تین ایکڑ سات سو چھیاسی ڈسمل ہے۔ اس میں خانہ دخانہ باغ بھی شامل ہیں۔ منقولہ جائیداد یا نقدی کچھ قابل ذکر نہیں۔ میرا گذارہ صرف جائیداد غیر منقولہ پر ہی ہے جس کی قیمت کا اندازہ ۹۲۷ روپے ۱۲ آنے ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جو ۹۲ روپے ۱۲ آنے بنتا ہے۔ میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں کوئی رقم اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراؤں تو وہ رقم میری وصیت سے منہا ہوگی۔ یہ رقم انشاء اللہ باقساط یا یکمشت داخل کردی جائے گی۔

الامۃ:- امارۃ النساء بی بی موصیہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سب جج صاحب بہادر درجہ چہارم ڈیرہ غازیخان

دعوی ۱۹۴۲ء

فرم بھائی پوجارہ رام پوپٹ رام واقعہ ڈیرہ غازیخان۔ بذریعہ بھائی پوجارہ رام ولد بھوجہ رام ماسٹر سکنہ ڈیرہ غازی خاں بنام سردار رتن سنگھ وغیرہ

دعوے ۱۶۲ روپے ۵ آنے ۹ پائی بروئے ہنڈی وگواہان

بنام سردار رتن سنگھ۔ سردار گوردیال سنگھ پسران نامعلوم اقوام سکھ ساکنان لورالائی حال کوئٹہ معرفت بابو فقیر چند موٹر اڈہ بلوچستان۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی سردار رتن سنگھ۔ سردار گوردیال سنگھ مذکوران تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں۔ اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہم مذکوران جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہم مذکوران تاریخ ۲۴ ماہ اگست ۱۹۴۲ء کو مقام ڈیرہ غازی خاں حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۶ ماہ جولائی ۱۹۴۲ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

دستخط حاکم — مہر عدالت

حب لسماک

ہر قسم کی کھانسی اور دمہ کا کامیاب علاج ہے۔ قیمت یکصد قرص عہ

جان ہے تو جہان ہے

دل دماغ واعصاب کی طاقت کیلئے جس کے بغیر زندگی اجیرن ہوجاتی ہے

حب مرواریدعنبری

بے نظیر دوا ہے۔ قیمت ۸۰ گولیاں چار روپے (للعہ)

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

میک لائٹ تین ماہ میں صرف ایک یونٹ بجلی خرچ کرتا ہے

اپنے شہر کے دوکاندار سے طلب فرمادیں

میک ورکس قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

قاہرہ ۲۲ رجولائی۔ مصر میں شمالی محاذ سے قنطارہ کے نشیب تک سارے محاذ پر اتحادی فوجیں زور کے حملے کر رہی ہیں۔ اور انہوں نے تل عیسیٰ کی تمام پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جنگل کی شام کو اتحادیوں نے پچھلے مورچہ پر دھواں دھار گولہ باری کی جس سے دشمن نے یہ خیال کیا۔ کہ شاید حملہ ہونیوالا ہے۔ اسی اثناء میں بمبار طیارے بھی آدھمکے۔ اور انہوں نے دشمن کی فوج پر بموں کا مینہ برسانا شروع کر دیا۔ نیوزی لینڈ اور ہندوستانی پیدل فوجیں آگے بڑھیں اور اپنی منزل پر جا پہنچیں۔ دشمن نے کئی بار جوابی حملے کئے مگر وہ پوزیشن واپس نہ لے سکا۔ شمالی علاقہ میں جنوبی افریقہ کی فوج بھی کچھ آگے بڑھ گئی۔ مگر یہ پیشقدمی جو اتحادی فوجوں نے کی۔ کوئی بڑے پیمانہ پر نہیں۔ اور یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ دشمن کی صفوں میں کوئی شگاف کر دیا گیا ہے ؏

لنڈن ۲۴ رجولائی۔ مالٹا پر تین ہوائی حملے گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں ہوئے۔ تین جہاز گرا لیے گئے۔ اب تک مالٹا میں دشمن کے ۹۴۸ ہوائی جہاز گرائے جا چکے ہیں ؏

قاہرہ ۲۳ رجولائی۔ مصری گورنمنٹ نے ریزرو فوجی دستوں کو مسلح کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہوائی فوج کے جو ملازم رخصت پر تھے انہیں واپس بلا لیا گیا ہے ؏

ماسکو ۲۳ رجولائی۔ ورونیش کے محاذ پر روسی فوجیں دشمن کا زبردست مقابلہ کر رہی ہیں۔ اب ڈان کی جنگ کے سلسلہ میں دو نئے شہروں کا نام آیا ہے جہاں جرمن حملے کر رہے ہیں۔ اور اگرچہ جرمنوں کا نقصان بہت زیادہ ہے۔ مگر روسیوں کا بھی کم نہیں ہوا۔ روسی فوجیں نئے مورچوں پر ہٹ آئی ہیں۔ روستوف کے شمال اور شمال مغرب میں جرمن بڑے زور کے حملے کر رہے ہیں۔ اور بعض نئی جگہوں پر قبضہ کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن روسی ایک ایک انچ کے لئے لڑ رہے ہیں۔ اور لڑتے ہوئے پیچھے ہٹتے ہیں۔ ابھی جرمنوں کے اس دعویٰ کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ کہ انہوں نے روستوف کے مشرق میں دریائے ڈان کو پار کر لیا ہے۔ روسی طیاروں نے ایسٹ پرشیا میں جرمنی کے مشہور صنعتی شہر کونسبرگ پر حملہ کیا۔ اور کافی نقصان پہنچایا۔ روسی طیاروں کا اس شہر پر یہ دوسرا حملہ تھا ؏

واشنگٹن ۲۳ رجولائی۔ روس کے سفیر مامور امریکہ نے مسٹر روزویلٹ سے ملاقات کی لیکن گفتگو کا موضوع بتانے سے آپ نے انکار کر دیا ؏

واشنگٹن ۲۳ رجولائی۔ بحرالکاہل کی جنگی کونسل کے اجلاس میں اس سوال پر غور کیا گیا۔ کہ چین کی کسطرح زیادہ سے زیادہ مدد کی جا سکتی ہے۔ چینی سفیر نے بتایا۔ کہ چین اسوقت کس قسم کی جنگ لڑ رہا ہے اور اسے کس طرح مدد دی جا سکتی ہے ؏

چنکنگ ۲۳ رجولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مغربی چکیانگ میں جو تین ہزار جاپانی فوج لڑ رہی تھی۔ اسے چینی فوج نے پیچھے ہٹا کر ایک اور شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ کل مسٹر روزویلٹ کے ایڈمنسٹریٹو اسسٹنٹ نے جو حال میں یہاں پہنچے ہیں۔ مارشل چیانگ کائی شیک سے ملاقات کی ؏

دہلی ۲۳ رجولائی۔ حکومت ہند نے کمیونسٹ پارٹی اور اس کے دو اخبار یعنی "نیو ایج" اور نیشنل فرنٹ پر سے پابندی اٹھا لی ہے۔ کیونکہ اس پارٹی نے اس جنگ کو قومی جنگ مان لیا ہے۔ اور ممبروں کو ایک سرکلر کے ذریعہ توجہ دلائی ہے۔ کہ جنگی کوششوں میں زیادہ سے زیادہ مدد کریں۔ حکومت ہند نے پارٹی کے اس فیصلہ پر اظہار خوشنودی کیا ہے۔ اور چاہتی ہے کہ کمیونسٹ اپنے ان ارادوں کو عملی جامہ پہنائیں۔ حکومت اسوقت تک کئی کمیونسٹوں کو رہا بھی کر چکی ہے۔ مسٹر راجگوپال اچاریہ مسٹر جمنا داس مہتہ۔ اور مسٹر ایم۔ این جوشی نے اس پر اظہار مسرت کیا ہے ؏

لاہور ۲۳ رجولائی۔ حکومت ہند نے پنجاب کی حدود سے گندم اور گندم کی جملہ اقسام کی پیداوار کی بذریعہ سڑک یا دریا برآمد پر مکرر پابندی عائد کر دی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ گندم کی نقل و حرکت کو مؤثر طریق پر روکا جا سکے۔ اب گندم کی برآمد کے لئے پرائس کنٹرولر سے باقاعدہ پرمٹ حاصل کرنے ہونگے۔ ریل کے ذریعہ برآمد کے متعلق ڈپٹی کمشنر فار انڈیا کی طرف سے جاری کردہ پرمٹوں کا موجودہ طریق بدستور قائم رہیگا ؏

لاہور ۲۲ رجولائی۔ پولیس نے اکبری منڈی کے چھ سرکردہ دوکانداروں کو سرکاری نرخوں پر جیل کے حکام کو گندم فروخت کرنے سے انکار کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے۔ اور گندم کی ۱۹۴۳ بوریوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ ایک کے سوا جو بہت بوڑھا تھا۔ باقی سب کی ضمانت کی درخواستیں نامنظور کر دی گئیں ؏

بمبئی ۲۲ رجولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گاندھی جی نے مجوزہ ستیہ آگرہ کے لئے ایک جامع سکیم تیار کر لی ہے۔ یہ سکیم ایسی ہے۔ کہ اگر لیڈر گرفتار کر لئے گئے۔ تو بھی ستیہ آگرہ جاری رہیگا۔ اور ۱۴ سے ۲۰ راگست تک کسی تاریخ کو ملک میں بڑی ہڑتال کئے جانے کا اعلان کیا جائیگا۔ اور ساتھ ہی نئی تحریک جاری کر دیجائیگی۔ گاندھی جی اس تحریک کو بہت وسیع کرنا چاہتے ہیں۔ اور غیر کانگرسی بھی اس میں حصہ لے سکینگے ؏

شملہ ۲۲ رجولائی۔ مارشل چیانگ کائی شیک کا ایک خاص ایلچی آج صبح شملہ پونہچا۔ اور سر سکندر حیات خاں کے علاوہ دوسرے وزراء سے بھی ملاقات کی۔ خیال ہے کہ گفتگو کا موضوع ہندوستان کی صورت حال تھا ؏

واشنگٹن ۲۲ رجولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اسوقت تک امریکہ کے چار ہزار آٹھ سو اشخاص ہلاک تین ہزار دو سو اٹھارہ زخمی اور چھتیس ہزار ایک سو چوبیس جنگ میں لاپتہ ہو چکے ہیں۔ ایک ہزار ۴۲ بحری افسر اور ملاح قید ہیں ؏

لائلپور ۲۲ رجولائی۔ گندم دڑہ -/۱۴/۴ -/-/۵ نخود ۶/۹/۵ توریہ -/۲/۷ گھی -/-/۶۸ بنولہ دیسی -/۱۰/۳ بمبئی میں سونا -/۱۱/۵۱ چاندی -/۱۱/۸۴ پونڈ -/۱/۳۹ ہے ؏

کراچی ۲۲ رجولائی۔ مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے حُروں کے پندرہ سرغنوں کے نام حکم جاری کیا ہے کہ دس روز کے اندر اندر اپنے آپکو گرفتاری کیلئے پیش کر دیں ورنہ انہیں موت کی سزا دیجائے گی ؏

راولپنڈی ۲۲ رجولائی۔ ضلع رہتک۔ جہلم۔ راولپنڈی اور ہزارہ کے مختلف مقامات سے موسلا دھار بارش کی اطلاعات آئی ہیں۔ متعدد مکانات پیوند زمین ہو گئے۔ پھلوں کے باغات تباہ ہو گئے۔ کھڑی فصل کو بہت زیادہ نقصان ہوا۔ سیلاب سڑکیں بہا کر لے گیا۔ ان اضلاع کے اندرونی علاقوں میں ٹریفک معطل رہا۔ [illegible] ڈاک موصول نہیں ہوئی۔ [illegible] نقصان ہوا ہے ؏

بقیہ صفحہ ۲

آئندہ عقیدہ ہوگا۔ اور اہل علم اسی کو مان رہے ہیں۔ علمی میدان میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا غلبہ اور آپ کی شاندار کامیابی کا اعتراف دشمن تک کر رہے ہیں۔ ذرا غور تو کرو۔ کہ آج سے پچاس سال پہلے جبکہ عرب وعجم کے علماء توفی کے معنی جسم سمیت آسمان پر لے جانا کیا کرتے تھے۔ قادیان میں پیدا ہونے والا ایک انسان کہتا ہے۔ کہ اس کے یہ معنی بالکل غلط ہیں۔ اس کے صحیح معنی قبض روح اور موت کے ہیں۔ میں ایک ہزار بلکہ بارہ صد روپیہ انعام دیتا ہوں۔ اگر تم عرب کے کلام سے میرے معنوں کے خلاف ایک بھی نظیر پیش کر دو۔ مہینوں کے بعد مہینے اور سالوں کے بعد سال گزرتے گئے۔ دشمنوں نے ہرچند کوشش کی۔ کہ اگر روحانی مقابلہ میں ہم عاجز رہے ہیں۔ تو کم از کم اس علمی مقابلہ میں تو پورے اتریں۔ مگر کون ہے جو خدا کے علم کا مقابلہ کر سکے۔ اور اس کے رسول کو جھوٹا ثابت کر سکے؟ آخر مخالفین ناکام ہوئے۔ اور ان میں سے اہل علم اس حقیقت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ جسے پنجاب کے گاؤں قادیان سے برپا ہونے والے حضرت احمد علیہ السلام نے نصف صدی قبل بیان فرمایا تھا۔ اگر غیر احمدی انصاف سے کام لیں تو یہ ایک بات ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ وما علینا الا البلاغ

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری)

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی